Regd. No. L. 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۹
تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور
فی پرچہ ۱؍
یوم:- یکشنبہ ۱۶ ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ
جلد ۴۳/۸ | ۱۸ وفا ۱۳۳۳ ہش * ۱۸ جولائی ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۶۵

۱۴ جولائی کو فیروزپور کے جنوب میں دریائے ستلج کا پانی کم ہو کر دس ہزار کیوسک سے بھی کم رہ گیا تھا

ہندوستان نے اعداد و شمار مہیا کر دیئے۔ پچھلے بیس سال میں پانی کی اتنی مقدار کبھی کم نہیں ہوئی تھی

کراچی ۱۷ جولائی۔ ہندوستان نے جو اعداد و شمار مہیا کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مہینے کی ۱۴ تاریخ کو فیروزپور کے جنوب میں دریائے ستلج میں پانی کم ہو کر دس ہزار کیوسک سے بھی کم رہ گیا۔ آج سے بیس سال پہلے تک اتنا پانی کبھی بھی کم نہیں رہا تھا۔ ۱۴ تاریخ کو پانی کی مقدار نو ہزار آٹھ سو دس کیوسک تھی۔ پانی کی یہ کمی ۵ جولائی سے شروع ہوئی۔ ۴ جولائی کو پانی کی مقدار بیس ہزار کیوسک تھی۔ ۵ تاریخ کو یہ مقدار گھٹ کر پندرہ ہزار پانچ سو بیس کیوسک رہ گئی۔ اور ۶ تاریخ کو گیارہ ہزار چار سو چھبیس کیوسک۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان نے بھاکڑہ نہر جاری کرنے سے پہلے ہی پانی ذخیرہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہ امر تعجب خیز ہے کہ ہندوستان نے خود ہی جو اعداد و شمار مہیا کئے ہیں۔ بھاکڑہ نہر جاری ہونے سے پہلے ہی پاکستان بھی اس قسم کے اعداد و شمار شائع کر چکا ہے۔ ان سے ہندوستان کے اس دعوے کی تردید ہو جاتی ہے کہ پاکستان حکام کو نہری پانی کے اعداد و شمار کا علم ہی نہیں ہے۔ ادھر عالمی بنک کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اس موسم خزاں تک نہری پانی کے جھگڑے کو طے کرنے کی بنیاد پر سمجھوتہ ہو جائے گا۔ رائیٹر نے واشنگٹن سے خبر دی ہے کہ عالمی بنک کے زیر اہتمام تصفیہ کا کافی امکان ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۱۷ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع حسب ذیل ہے:-

"آج حضرت میاں صاحب کا بلڈ پریشر قدرے زیادہ رہا۔ ٹمپریچر بھی ۹۹.۲ تھا۔ پاؤں کے انگوٹھے میں نقرس کی تکلیف کچھ زیادہ ہو گئی۔ گلے میں کچھ Choking کا بھی دن بھر احساس رہا" احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی ۱۷ جولائی مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت کراچی کی طرف سے حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری ہیں۔ دو مزید بکرے بطور صدقہ ذبح کئے جا چکے ہیں۔ نیز اور صدقہ بھی دینے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

اگلے سال پاکستان میں ٹیلیویژن سٹیشن قائم ہو جائیگا

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کا اعلان

کراچی ۱۷ جولائی اگلے سال پاکستان میں ٹیلیویژن سٹیشن قائم ہو جائے گا۔ اس امر کا اعلان آج پارلیمنٹ میں وزیر اعظم محمد علی نے ایک سوال کے جواب میں کیا۔ مسٹر محمد علی وزیر اطلاعات و نشریات بھی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ شروع میں کراچی میں یہ سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ تاکہ سکولوں اور کالجوں میں آوازوں اور تصویروں کے ذریعہ تعلیم دی جا سکے۔ آپ نے بتایا کہ ٹیلی ویژن بنانے والی ایک غیر ملکی فرم سے خط و کتابت کی جا رہی ہے۔ تاکہ اگلے سال سٹیشن قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جائے۔

کراچی ۱۷ جولائی۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے لنکا کے نئے گورنر جنرل کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

جسٹس محمد منیر کراچی روانہ ہو گئے

لاہور ۱۷ جولائی۔ پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر محمد منیر آج لاہور سے کراچی روانہ ہو گئے وہ وفاقی دار الحکومت میں ایک ہفتہ تک قیام کریں گے۔

آدم جی جوٹ ملز کے بلووں کی تحقیقات کیلئے کمیشن قائم کرنے کی تجویز

کراچی ۱۷ جولائی۔ جس طرح تحقیقاتی کمیشن چندر گونا پیپر ملز کے بلووں کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا تھا اسی طرح کا کمیشن آدم جی جوٹ ملز کے بلووں کی تحقیقات کے لئے بھی مقرر کرنے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس امر کا اعلان وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے پارلیمنٹ میں مشرقی بنگال میں گورنر راج پر چار روزہ بحث ختم کرتے ہوئے کیا۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کے بعد جو لوگ گرفتار کئے گئے تھے ان میں سے ایک تہائی رہا کئے جا چکے ہیں۔ اس دوران میں کل ایک ہزار دو سو ترانوے اشخاص گرفتار کئے گئے تھے جن میں سے چار سو کانوے اشخاص کو رہا کیا جا چکا ہے۔ مسٹر محمد علی نے ایوان کو یقین دلایا کہ مرکز کو اپنی مرضی کے خلاف مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف نافذ کرنی پڑی۔ لیکن وہاں کوئی نئی بات نہیں ہوئی اور نہ اس کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک کیا گیا ہے اس سے پہلے سندھ اور پنجاب میں بھی دفعہ ۹۲ الف نافذ کی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے کے فضل الحق وزارت کو بے حد ڈھیل دی لیکن نہ صرف یہ کہ وہ صوبہ میں امن قائم نہ کر سکی بلکہ مسٹر فضل الحق نے کلکتہ میں پاکستان کے خلاف بیانات دیئے۔ جب ان سے ان بیانات کی تردید کے لئے کہا گیا تو انہوں نے وضاحت پیش کی۔ لیکن وہ وضاحت بھی عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق تھی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی اقتصادی ترقی ہندوستان سے تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا میں بھی اس خیال کا حامی ہوں کہ ہم ہندوستان سے خوشگوار تعلقات قائم رکھے جائیں۔ لیکن ان تعلقات کی وجہ سے سیاسی آزادی کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔ اور کسی ملک کی سیاسی آزادی اس کی اقتصادی ترقی کے بغیر بے معنی ہے۔ ان حالات میں مرکز کم سے کم یہی کر سکتا تھا کہ وزارت کو برطرف کر دیا جاتا۔ اور جمہوری دنیا میں یہی آئینی اور قانونی طریقہ ہے۔

سعودی عرب کی عازمین حج کو ہدایت

جدہ ۱۷ جولائی۔ جدہ میں سرکاری طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ ہوائی جہاز سے آنے والے عازمین حج ۱۴ اگست تک جدہ پہونچ جائیں اور ۲۶ ستمبر سے پہلے پہلے واپس چلے جائیں۔ اسی طرح بحری راستوں سے آنے والے عازمین حج ۱۰ اگست تک جدہ پہونچ جائیں اور ۱۷ اکتوبر تک واپس چلے جائیں۔

فرانس نے تونس میں مزید فوجی کمک روانہ کر دی

پیرس ۱۷ جولائی۔ فرانس نے تونس کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے مزید فوجی کمک تونس روانہ کر دی ہے۔ فرانس کی چھ دعویں پیدل ڈویژن کے کچھ دستوں کو اس کام کے لئے تونس بھیجا گیا ہے۔ بعض دستے مارسیلز کی بندرگاہ میں پہونچ چکے ہیں۔ ادھر تونس میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتظامیہ پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی نماز کا عادی بناؤ

(ترجمہ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ۔ اور انہیں حکم دو کہ نماز پڑھا کریں۔ اور اگر وہ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھیں۔ تو ان کو مارو۔ اور اس عمر میں الگ سلاؤ۔ (ابو داؤد)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کیلئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی ہوئی ہیں

شق نمبر ۱۔ **ملازمین کیلئے** (ا) پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
(ب) سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

" ۲۔ **زمینداروں کیلئے** (ا) دس ایکڑ زمین سے کم کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ
(ب) دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مالک بحساب ۲ر فی ایکڑ
(ج) دس ایکڑ سے کم زمین کا مزارع ۸ر فی ایکڑ
(د) دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مزارع ۱ر "

" ۳۔ **تاجروں کیلئے** (ا) بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی کمپنیوں اور کارخانوں والے } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع
(ب) چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

" ۴۔ **لوہار۔ بڑھئی وغیرہ نیز مزدوری پیشہ احباب کیلئے** ہر ماہ کے پہلے یا کسی اور مقررکردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ

" ۵۔ **وکلاء ڈاکٹر صاحبان کیلئے** (ا) پہلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔

" ۶۔ **ٹھیکہ دار اصحاب کیلئے** (ب) ہر سال مئی کی آمد کا پانچ فی صدی (بیسواں حصہ) سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی۔

" ۷۔ **لجنہ اماء اللہ** ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تریسٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم پوری کر دیں مسجد ہالینڈ

" ۸۔ **خوشی کی تقریب پر** یعنی نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ مواقع پر، حسب اخلاص و استطاعت

حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے مسابقت فرمایئے۔ اور جنت میں اپنا گھر بنایئے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج کے ایک اور طالب علم کی کامیابی

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے ایف۔ اے کے امیدوار محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی رول نمبر ۲۲ ہم ۵ جن کے نتیجے کا اعلان ابھی تک نہیں ہوا تھا ۲ و ۳ نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زمانہ طفولیت سے ہی دینی تعلیم کا اہتمام نہایت ضروری ہے

"آجکل کے تعلیم یافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مس نہیں ہوتا۔ پھر وہ جب کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے اور ابتداء ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں۔ جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں۔ لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں۔ اور قویٰ کے نشوونما ہونے کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ غرض یہ ایک طویل عمر ہے۔ مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو۔ اور میری ابتداء سے یہی خواہش ہے اور اب بھی ہے۔ اللہ اسکو پورا کرے۔" (ملفوظات ص ۶۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارشاد فرمودہ

جماعت احمدیہ کے لئے سال رواں کا پروگرام

(۱) "ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتا معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔"

(۲) "جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے۔ جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے۔"

(۳) ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے۔ وہ اس کا ایک فیصدی زیادہ بوئے اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔"

(۴) "یہ پروگرام میں نے جماعت کے لئے تجویز کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں۔ وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں۔ اور لوگوں سے سو فیصدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔ اور جماعت سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ داری سے کام لیں اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں۔"

ولادت

برخوردار مرزا اشرف بیگ، ولد مرزا اکبر بیگ صاحب کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۴ ؍ کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی عمر درازی اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔ (اکبر بیگ قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

درخواست دعا

ملک ظہور احمد صاحب ولد ملک اللہ رکھا صاحب چارکول مرچنٹ بدین (سندھ) جو مخلص احمدی ہیں شدید بیمار ہیں اور حیدرآباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (خاکسار ملک محمد عمر ہمی جماعت مقامی ... از حیدرآباد سندھ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۴ء

شدھی کی مہم

آجکل بھارت اور پاکستانی اخبارات میں ہندو مہا سبھا اور دوسری ہندو فرقہ وارانہ جماعتوں کا مسلمانوں کو ہندو ازم کی آغوش میں لانے کا چرچا اکثر رہتا ہے۔ بہت سی خبریں بھارت سے ایسی بھی آ رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان جماعتوں نے صرف مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ عیسائیوں اور سکھوں کو بھی پھر ہندو بنانے کی سرگرمیاں پہلے سے بہت زیادہ تیز کر دی ہیں۔ اور نہ صرف ہندومت کی خوبیاں بیان کر کے ایسا کیا جاتا ہے بلکہ ہندو سماج کا بھی جس میں مسلمان عیسائی اور سکھ گھرے ہوئے ہیں۔ دباؤ ڈالا جاتا ہے چنانچہ "پربھات" لکھتا ہے:

"ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جہاں حکومت میں برسر اقتدار ہندو اصحاب اپنے مخصوص طریقوں سے شدھی کی یہ مہم جاری کئے ہوئے ہیں۔ وہاں آریہ سماج اور ہندو مہا سبھا کے لیڈروں نے اپنے طریقوں سے اس نئی مہم کو آگے بڑھانے کے لئے پلان تیار کئے ہیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں سے قطع نظر اگر ہم صرف اپنے ہی گھر پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ گذرے سات سال کے قلیل عرصہ میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سکھ صرف اتر پردیش میں پتیت کئے گئے۔ اور طریقہ یہ برتا گیا کہ جو لوگ سکھ رہے تھے ان کا پوری طرح کسی سے سماجی بائیکاٹ کیا گیا۔"

بلا شک و شبہ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے جو تمام غیر ہندوؤں کو آج ہی درپیش نہیں ہوا بلکہ تقسیم سے پہلے بھی اپنی پوری طاقت کے ساتھ کئی بار سر اٹھا چکا ہے۔ ملکانوں کے ارتداد کا واقعہ ابھی اتنا پرانا نہیں ہوا۔ کہ لوگ اس کو بھول چکے ہوں۔

شدھی کا آغاز آریہ سماج نے کیا اور سناتنی ہندوؤں کو پہلے اس سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مگر بعد میں مہاسبھا اور دوسری ہندو جماعتوں نے سیاسی نقطۂ نظر سے شدھی کو بھی اپنے پروگرام میں داخل کر لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ آریہ سماجی ہوں یا سناتنی ہندوؤں کے لئے شدھی کوئی خاص مذہبی دلچسپی نہیں رکھتی۔ بلکہ یہ محض ایک سیاسی چیز ہے۔ جس کی غرض بھارت کو خالصتہً "دوج ہندوؤں" کے زیر اقتدار رکھنا۔ اور لفظ "ہندو" سے فائدہ اٹھانا ہے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کو پھر ہندو بنانا ایک ایسے گروہ کے لئے جس کا معاشرہ ذات پات کے امتیاز کو ضروری سمجھتا ہو اور جس میں اچھوت ہندوؤں کے لئے مندروں میں پاؤں رکھنے سے مندر بھرشٹ ہو جاتے ہیں۔ سایہ پڑنے سے اشنان لازم آ جاتا ہے۔ بلکہ مخصوص دیوتاؤں کو پوجنا جرم میں داخل ہے۔ سوائے سیاسی اغراض کے کوئی معنے نہیں رکھتا۔

شہری آزادی کا غلط تصور

اس وقت پاکستان میں بعض سیاسی پارٹیاں ایسی ہیں جو حکومت پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرتی رہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ حکومت نے شہری آزادیوں پر ایسی سخت پابندیاں لگا رکھی ہیں جو جمہوریت کے شایان شان نہیں۔

ویسے تو یہ پارٹیاں نظریاتی لحاظ سے خود بھی ایک دوسرے کی مخالف ہیں۔ لیکن موجودہ حکومت پر آمریت کے الزامات لگانے میں یکزبان ہیں۔ حکومت پر اداکرتے وقت نشانہ بنانا ہو کردار کرتی ہیں۔ حکومت کوئی کام کرے۔ یہ اس میں کیڑے نکالنا ہی سب سے بڑی جمہوری شان سمجھتی ہیں۔ بیشک حکومت کے کارندے کوئی فرشتے نہیں۔ کہ ان سے غلطیاں سرزد نہ ہوں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان سے بڑی بڑی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ لیکن یہ فرض کر لینا کہ ان سے کوئی درست کام ہوتا ہی نہیں۔ اور ہر کام جو وہ کرتی ہے بالضرور ملک و قوم کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ ان کی بیمار ذہنیت کا پتہ دیتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ پارٹیاں ہر وقت شہری آزادیوں کے گیت گاتی رہتی ہیں۔ اور معیاری آزادیوں کا نمونہ پیش کر کے حکومت کے کاروبار کو پرکھتی رہتی ہیں۔

ان پارٹیوں کا تصور آزادی اتنا وسیع ہے۔ کہ یہ چاہتی ہیں کہ حکومت ان کی سرگرمیوں کا کوئی نوٹس ہی نہ لے۔ اور وہ جو دل میں آئے کریں۔ انہیں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ وہ چاہتی ہیں کہ عوام کے جذبات بھڑکا کر ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتی پھریں۔ ہڑتالیں کرا کر کاروبار بند کرا دیں۔ سر پھٹول خون خرابہ کرائیں۔ مگر حکومت ان کی باز پرس نہ کرے۔

یہ سرتاپا آزادی و حریت پارٹیاں خود کو وہ ہیں جن کی اپنی آئیڈیالوجی میں ایسی کلیاتی حکومت کی حمایت پائی جاتی ہے۔ کہ جس میں ایک مخالف سانس لینے والے شہری کو واجب القتل بنا دیتا ہے ذرا سے اختلاف رائے پر سر تن سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ ذرا سے شک پر صفحہ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔

تعجب ہے کہ یہ پارٹیاں چاہتی ہیں کہ انہیں تخریبی کارروائی کرنے کی کھلی اجازت ہو۔ عوام کے جذبات کو بھڑکا کر فتنہ و فساد کی بنیادیں استوار کرنا کوئی قابل مؤاخذہ جرم نہ سمجھا جائے۔ ورنہ وہ شور مچائیں گی۔ کہ حکومت نے ان کی آزادیاں سلب کر رکھی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ان کی طبیعت میں آئین پسندی مطلقاً نہیں۔ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا آزادی سمجھتی ہیں۔ وہ اپنے قول و فعل میں مطلق آزادی چاہتی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر وہ دوسروں کے حق آزادی پر چھاپہ مارتی ہیں۔ تو اس کو بھی اپنا حق آزادی سمجھتی ہیں۔ یہ تصور آزادی عجیب و غریب ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ آزادی کا وہ کوئی صحیح تصور نہیں رکھتیں۔ وہ آزادی کے معنے خودسری اور سرکشی کے سمجھتی ہیں۔

چندہ جات لازمی کی وصولی میں تشویشناک کمی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا جب ذکر ہو تو ہر مسلمان اپنے دل میں حسرت سے یہ کہتا ہے کہ کاش میں بھی اس زمانہ میں ہوتا۔ تو مظلومیت کی تائید اور اسلام کی نصرت کے لئے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی عدیم المثال قربانیوں میں حصہ لے کر زندہ جاوید ہو جاتا۔ احمدی احباب جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے اسلام کی خاطر قربانیوں کا دروازہ اب پھر کھل گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس زمانہ میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکے گا۔ کہ اسے دین کے لئے قربانیوں کا موقعہ نہیں ملا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سلسلہ احمدیہ کے اولین خدام نے نہایت اعلیٰ درجہ کی قربانیوں کا نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی دینی خدمات کے متعلق فرماتے ہیں۔

"...... میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمہ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں .... وہ محبت و اخلاص کے جذبۂ کاملہ سے چاہتے ہیں۔ کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے اہل و عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں ...."

(فتح اسلام)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت نے مجموعی لحاظ سے مالی قربانیوں کا ایک اعلےٰ معیار قائم کیا ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ معتدبہ ایسے احمدی ہیں جو بے شرح اور بے قاعدہ چندہ دینے کے علاوہ بقایا دار ہیں۔ اور ایک خاصی تعداد نادہندگان کی بھی ہے۔ امراء اور عہدہ داران مال سے توقع تھی۔ کہ سال رواں میں وہ چندوں کی تنظیم کو پہلے سے زیادہ مضبوط کریں گے اور ایسی بیداری کا ثبوت دیں گے۔ جس سے ظاہر ہوگا کہ انہیں موجودہ پُر خطر حالات کا پورا احساس ہے۔ مگر افسوس ہے کہ واقعات اس کے برعکس ہیں۔ چنانچہ سال رواں کے پونے دو ماہ گزرنے کے بعد یعنے مورخہ ۲۰-۶-۵۴ تک چندہ جات لازمی کی وصولی میں بجٹ کے مقابلہ میں تقریباً تیس ہزار روپے کی کمی ہے۔ یہ حالت حد درجہ تشویشناک ہے۔ امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے چندوں کا جائزہ لیں۔ اگر رقمیں وصول ہو چکی ہیں۔ تو روپیہ روک نہ رکھیں بلکہ فوری طور پر مرکز میں روانہ کر دیں۔ اور جو بقایا دار ہیں۔ ان سے بقایاجات وصول کئے جائیں غرضیکہ ہر جماعت اپنا بجٹ پورا کرنے کے لئے پورا زور لگائے۔ اور اپنی مساعی کی رپورٹ نظارت بیت المال کو بھجواتی رہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مسجد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اندازہ خرچ تیرہ ہزار کے قریب جو بھی اللہ تعالیٰ کا گھر اخلاص ہمت سے بناتا ہے۔ اس کے لئے بڑی بشارتیں ہیں۔ اشد ضرورت ہے احباب اور بہنیں توجہ فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ذکر الٰہی

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً (احزاب ع۶) یعنے اے مومنو! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو۔ پھر حقیقی مومن اور کامل عقل والے انہی کو قرار دیتا ہے۔ جو اس کی یاد میں محو رہتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبھم (آل عمران رکوع آخری) یعنے حقیقی عقلمند اور مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے ہیں۔ اس ذکر سے ان کو حقیقی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ جیسے فرماتا ہے۔ تطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (رعد ع۴) یعنے ان (مومنوں) کے دل اللہ کے ذکر سے تسلی پاتے ہیں۔ خبردار اللہ کے ذکر سے ہی دل تسلی پاتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر من اعطاء الذھب والورق وان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا ماذاک یا رسول اللہ قال ذکر اللہ تعالیٰ

یعنے ابودرداء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو تمہارے اعمال میں سے بہتر اور پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بہت بلند کرنے والا عمل بتاؤں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک ہے۔ اور وہ سونے چاندی کے دینے سے بہتر اور اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے دشمنوں سے ملو تو تم ان کی گردنیں اور وہ تمہاری گردنیں ماریں یعنے جہاد سے بھی بہتر ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

اسلام نے ہمیں ذکر الٰہی کے مختلف طریقے سکھائے ہیں جو اپنی اپنی جگہ بہت ضروری ہیں۔ اور صوفیا نے ذکر الٰہی کے لئے بیسیوں قسم کے ورد اور وظائف بتائے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے چار وظیفے مقرر کئے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ میری جماعت کے لئے چار وظیفے ہیں

ایک تہجد ہے خواہ وہ دو نفل ہی ہوں۔ دوسرے استغفار ہے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ مگر اس کو ضرور کرنا چاہیئے۔

تیسرے درود ہے اس کی بھی کوئی تعداد نہیں خواہ کتنا ہو۔

چوتھے قرآن ہے۔ اس کی بھی تلاوت کرنی چاہیئے۔ خواہ پارہ کی تلاوت ہو یا آدھ پارہ کی خواہ ایک رکوع یا کم از کم ایک آیت ہی اس میں تدبر کرنا چاہیئے۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ وظائف اپنے اندر بے حساب فوائد اور بے انتہا ثواب اور درجہ رکھتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے متعلق ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

تہجد

تہجد کا بہت بڑا درجہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃً لک یعنے رات کو اس کے ساتھ تہجد پڑھ۔ یہ تیرے لئے بڑے فائدے اور نفع کا موجب ہوگا۔ اور حدیث شریف میں آتا ہے افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل۔ (ترمذی جلد اول باب الصلوٰۃ ص۵۰) یعنے فرض نمازوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز یعنے تہجد ہے۔ اس فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ دنیا کے آسمان پر اترآتا ہے۔ اور اپنے بندوں پر اپنی رحمت اور بخشش کی بارشیں برساتا ہے۔ ان کی دعاؤں کو قبولیت بخشتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ینزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کل لیلۃ حین یمضی ثلث اللیل الاول فیقول انا الملک من ذا الذی یدعونی فاستجیب لہ من ذا الذی یسئالنی فاعطیہ من ذا الذی یستغفرنی فاغفر لہ فلا یزال کذالک حتی یضییٔ الفجر (ترمذی جلد اول ابواب الصلوٰۃ ص۵۹) یعنی ہر رات کو جب اس کا تیسرا حصہ گزر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر اترتا ہے اور فرماتا ہے۔ میں بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے۔ تو میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسکو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخشوں۔ سو وہ اسی طرح فرماتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔

استغفار

استغفار ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کا وارث بناتی ہے۔ فلاح دارین عطا کرتی ہے اور ہر قسم کی بلا اور مصیبت اور عذاب سے بچاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ نوحؑ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انھاراً یعنی حضرت نوحؑ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے رب سے بخشش مانگو۔ وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارشیں برسائیگا۔ اور تم کو مالوں اور بیٹوں سے مدد دیگا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں بنائے گا۔ پھر سورۃ ہودؑ ع۵ میں فرماتا ہے۔ یٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدراراً ویزدکم قوۃً الیٰ قوتکم یعنی حضرت لوطؑ نے اپنی قوم کو فرمایا کہ اے میری قوم تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف جھکو وہ تم پر موسلا دھار بارشیں برسائے گا۔ اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائیگا پھر فرمایا۔ ما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون (انفال ع۴) یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے شایاں نہیں کہ ان (کفار کو) عذاب دے حالانکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ پس ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے استغفار کے برکات کا ذکر فرمایا ہے

درود

درود کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ احزاب ع۷ میں فرماتا ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلعم پر درود بھیجتے ہیں اے مومنو! ان پر درود اور سلامتی بھیجو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم یونہی بے فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کے عظیم الشان فوائد اور جلیل القدر ثواب ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من صلی علیّ صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشراً وکتب لہ عشر حسنات (ترمذی جلد اول ص۶۲ مجتبائی) یعنی جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا۔ اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علیّ صلوٰۃً یعنی جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ قیامت کے دن وہی زیادہ شفاعت کا مستحق ہوگا۔ (ترمذی جلد اول ص۶۲ ابواب الصلوٰۃ مجتبائی)

تلاوت قرآن کریم

قرآن کریم کی تلاوت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاقرؤا ما تیسر منہ (مزمل ع۲) یعنی قرآن سے جو میسر ہے اس کو پڑھو۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من قرأ حرفاً من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا لا اقول الٓمٓ حرف ولکن الف حرف ولام حرف و میم حرف (ترمذی جلد دوم ابواب فضائل القرآن) یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف (بھی) پڑھا اس کے لئے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہوگی اور اس ایک نیکی کے بدلہ میں دس نیکیاں ملینگی۔ میں الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے

پھر قرآن مجید کے معنی کا سمجھنا اور تدبر اور تفکر کر کے اس کے حقائق اور معارف معلوم کرنا انسان کے لئے بہت بڑے ثواب اور نیکی کا باعث ہے۔ حدیث شریف ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ اشد علی الشیطان من الف عابد

یعنی ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے یعنی وہ ہزار عابد سے بڑھ کر شیطان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ کلام اللہ کے نشیب و فراز سے خوب واقف ہوتا ہے اور کسی طرف سے شیطان اس پر حملہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ ہر جہت سے وہ محفوظ رہتا ہے۔

ہمیں ان وظائف سے خوب فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کا وارث بننا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

63

اسلامی طریق ذبح کی فضیلت

(از مکرم مرزا منور احمد صاحب)

دنیا میں جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے مختلف طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ کبھی مشین کے ذریعہ انہیں ذبح کیا جاتا ہے۔ اور کہیں جھٹکے کے ذریعے مگر ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اسلامی طریق ذبح ان تمام میں سے زیادہ مفید اور انسانی صحت کے لحاظ سے بے حد مفید ہے۔

بظاہر ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ اس میں حرج ہی کیا ہے۔ اگر کسی نے جھٹکہ کھا لیا۔ یا ایک دوسرے نے مشین سے ہلاک کئے ہوئے جانور کا گوشت استعمال کر لیا۔ یا اسلامی طریق سے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت استعمال کر لیا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ طبی لحاظ سے وہی طریق مفید ہے۔ جو اسلام نے بتایا ہے۔ نہ کہ وہ جو کہ آج کل یورپ میں رائج ہے۔ یا سکھ اور گورکھا اقوام میں پایا جاتا ہے۔

غیر اسلامی طریق ذبح

یورپین ممالک میں یہ طریق ہے۔ کہ وہ بہت سے جانوروں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے ان کی گردنوں کو شکنجہ میں ڈال کر ایک تیز آرہ سے انہیں بسرعت کاٹ دیتے ہیں۔ اس طرح جانوروں کی گردنیں فوراً جدا ہو جاتی ہیں۔ اور ایک سیکنڈ میں کئی کئی سو جانور کٹ جاتے ہیں۔ سکھوں اور گورکھوں میں جھٹکے کا طریق رائج ہے۔ یہ طریق اگرچہ مشین والے طریق سے ملتا جلتا ہے۔ مگر اتنا فرق ہے۔ کہ اس میں ایک ایک جانور کو کھڑا کر کے یا الٹا کر کے اس کی گردن کاٹ دی جاتی ہے۔

اسلامی طریق ذبح

ان دو طریقوں سے بالکل علیحدہ مسلمانوں اور یہودیوں میں ذبیحہ کا جو طریق رائج ہے۔ وہ یہ کہ جانور کو زمین پر لٹا کر تیز چھری کے ساتھ گردن کی شریانوں اور وریدوں کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ جس سے بکثرت خون نکلنے کی وجہ سے جانور مر جاتا ہے۔ اس طرح گردن تن سے جدا نہیں کی جاتی۔ چونکہ مشین اور جھٹکے کا طریق آپس میں بالکل ملتا ہے۔ اور اختلاف ہے تو ذبیحہ اور جھٹکہ میں۔ اس لئے جھٹکے پر اسلامی طریق ذبح کی فضیلت ثابت کی جاتی ہے۔

مکمل اخراج الدم کس طرح ہوتا ہے

ذبیحہ اور جھٹکے میں اصولی اختلاف یہ ہے۔ کہ جھٹکے میں جانور کی گردن اس کے تن سے جدا کر دی جاتی ہے۔ مگر ذبیحہ میں گردن جدا نہیں کی جاتی۔ اور چونکہ گردن میں انگوٹھی نما مہرے ہوتے ہیں۔ جن میں سے حرام مغز گذرتا ہے۔ اس لئے جھٹکے میں حرام مغز کٹ جاتا ہے۔ مگر ذبیحہ میں حرام مغز دماغ سے وابستہ رہتا ہے۔ پس اس اصولی اختلاف کے ماتحت جھٹکے میں جانور کی موت کا سبب انتہائی دماغی ضعف ہوتا ہے۔ جو حرام مغز کو صدمہ پہنچنے کی وجہ سے واقع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جانور کی موت کا سبب یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ حرام مغز کا دماغ سے تعلق منقطع ہو جانے کی وجہ سے عضلات تنفس بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ اور جانور گھٹ کر مرتا ہے۔ مگر ذبیحہ میں جانور کی موت کا سبب انتہائی دماغی ضعف یا اس کا دم گھٹنا نہیں بلکہ وہ ہوتا ہے جو ذبیحہ کی علت غائی ہے۔ یعنی جسم سے مکمل اخراج الدم ہو جانے کی وجہ سے اس کی حرکتِ قلب بند ہو جاتی ہے۔ یوں تو دونوں صورتوں میں ہی موت حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ جھٹکے میں دل اس لئے ٹھیرتا ہے۔ کہ دماغ کو سخت ضعف پہنچتا ہے۔ اور سانس گھٹ جاتا ہے۔ گو خون ابھی جسم میں باقی رہتا ہے۔ مگر ذبیحہ میں اس لئے دل ٹھیرتا ہے۔ کہ خون مکمل طور پر خارج ہو جاتا ہے۔

پس ذبح کرنے سے خون فاسد مکمل طور پر جانور کے جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد گوشت استعمال کرنے سے انسانی صحت پر برا اثر نہیں پہنچتا مگر جھٹکے میں چونکہ خون باقی رہتا ہے۔ اور یہ ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ خون میں رفیق فطری قویٰ کو نقصان پہنچانے والے جراثیم ہوتے ہیں۔ اس لئے جھٹکے کا گوشت مضر صحت ہوتا ہے۔

مکمل اخراج الدم کیلئے ضروری امور

اسلام نے ذبح کرنے کا جو طریق رکھا ہے۔ اس سے چونکہ اخراج خون مکمل طور پر ہو کر فاسد خون سے گوشت بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہی بہترین طریق ہے۔ جیسا کہ ذیل کے امور سے ظاہر ہے۔

اول۔ اخراج الدم کے لئے ضروری ہے۔ کہ جسم کے اس مقام کو کاٹا جائے۔ جہاں بڑی بڑی شریانیں اور وریدیں ملتی ہوں۔ اس طرح شریانوں کا منہ دیر تک کھلا رہتا ہے۔ اور خون زیادہ مقدار میں خارج ہو سکتا ہے۔

دوم ضروری ہے۔ کہ خون نکالتے وقت دماغ کا تعلق جسم کے ساتھ قائم رکھا جائے۔ اور جانور کو دماغی ضعف یا صدمہ نہ پہنچے۔ کیونکہ دماغی ضعف سے دل کی حرکت سست ہو جاتی ہے۔ اور عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ جس سے اخراج دم میں دیر لگتی ہے۔ بلکہ اگر دماغ کو زیادہ ضعف پہنچے۔ تو قلب کی حرکت فوراً بند ہو جانے سے دورۂ خون رک جاتا ہے۔ اور مکمل طور پر خون کا اخراج نہیں ہو سکتا۔

سوم مکمل اخراج الدم کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جانور کی موت واقع ہونے سے پہلے اس کا قلب حرکت کرتا رہے۔ کیونکہ اس حرکت سے خون جسم سے خارج ہوتا ہے۔ اگر قلب جلدی ٹھیر جائے۔ تو خون جسم کے اندر رہ جاتا ہے۔

چہارم یہ بھی ضروری ہے۔ کہ زیادہ دیر تک جانور کا سانس چلتا رہے۔ کیونکہ فعل تنفس کا دورانِ خون سے خاص تعلق ہے۔ اگر فعل تنفس یکدم بند ہو جائے۔ تو وریدی خون اطراف سے دل کی طرف آنا رک جاتا ہے۔ اور خارج نہیں ہو سکتا۔

پنجم۔ خون کے اخراج کے لئے اس بات کا ہونا بھی ضروری ہے۔ کہ حلال کرنے کے بعد جانور بے حس و حرکت نہ ہو جائے۔ کیونکہ عضلات کے پھیلنے اور سکڑنے سے وریدوں کو دل کی طرف خون لانے میں مدد ملتی ہے۔ اگر جانور آناً فاناً بے حرکت ہو جائے۔ تو اخراج الدم نہیں ہو سکتا۔

یہ سب باتیں اسلامی طریق ذبح میں پائی جاتی ہیں۔ جھٹکا یا مشین کے ذریعہ ہلاک کردہ جانوروں میں نظر نہیں آتیں۔ اس لئے ان کا خون مکمل طور پر خارج نہیں ہوتا۔ اور ان کا گوشت انسان کے لئے ایسا مفید نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ذبح کئے ہوئے جانور کا۔

جھٹکے کے نقصانات

جھٹکہ میں چونکہ حرام مغز کا تعلق دماغ سے منقطع ہو جاتا ہے۔ اس لئے عضلات یکدم بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ قلب کی حرکت فوراً بند ہو جاتی ہے۔ سانس گھٹ جاتا ہے۔ اور اس طرح خون کا زیادہ حصہ اندر ہی رہ کر گوشت کو مضر صحت بنا دیتا ہے۔ پھر جھٹکہ اور ذبیحہ میں یہ بھی فرق ہے۔ کہ جھٹکہ میں موت دماغی صدمہ اور دم گھٹنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مگر ذبیحہ میں موت مکمل اخراج الدم کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔

ان تمام باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام نے جو طریق بتایا۔ یقیناً وہی طریق انسانی جسم اور روح کے لئے مفید ہے۔ رہا یہ کہنا کہ جھٹکہ میں موت جلدی واقع ہو جاتی ہے۔ اور ذبیحہ میں دیر سے۔ اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ تکلیف کا احساس موت کے جلدی یا دیر سے واقع ہونے پر ہی منحصر نہیں ہے۔ بلکہ اخراج الدم پر بھی ہے۔ جھٹکہ میں جانور کی موت جلدی واقع ہو جاتی ہے۔ تو کیا۔ لیکن اس طرح چونکہ مکمل اخراج الدم نہیں ہوتا۔ اس لئے ہم اسی طریق کو ترجیح دیں گے۔ جو مفید ہے۔

پس ذبیحہ جس کی اسلام نے تعلیم دی ہے۔ یقیناً تمام مروجہ طریقوں سے افضل اور یہ اسلام کی فضیلت کا کھلا ثبوت ہے۔

چندہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء

جیسا کہ اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں منعقد ہوگا۔ جس کی معین تاریخوں کا اعلان جلدی کر دیا جائے گا۔ لیکن اجتماع کے انتظامات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ مثلاً گندم اور دیگر ضرورت اجناس ابھی سے اگر خرید لی جائیں۔ تو نسبتاً فائدہ رہے گا۔ اس لئے جملہ مجالس سے درخواست ہے۔ کہ وہ چندہ سالانہ اجتماع مقررہ شرح کے مطابق خدام سے ابھی سے وصول کرنا شروع کر دیں۔ اور وصول شدہ رقم ساتھ ساتھ دفتر مرکزیہ میں ارسال فرماتے رہیں۔ تا منتظمین اپنا کام جاری رکھ سکیں۔ چندہ اجتماع کی شرح حسب ذیل ہے۔ جو ہر خادم سے وصول کرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو یا نہ ہو۔

۷۵ روپے ماہوار تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے۔ ایک روپیہ۔

۷۶ سے ۱۵۰ روپے ماہوار تک " " " ڈیڑھ روپیہ۔

۱۵۱ " ۲۰۰ " " " " " دو روپیہ

۲۰۰ سے زائد آمد رکھنے والے ہر خادم سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ زائد۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اجتماعی دعا اور صدقہ

نصرت آباد (سندھ) جماعت احمدیہ نصرت آباد سندھ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے صدقہ دیا۔ نیز اجتماعی دعا کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ خاکسار محمد قاسم بنگالی از نصرت آباد سندھ

جہلم: حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی صحت کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ اتوار کو ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ ایم عبد الغنی سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جہلم۔

پاکستان اور امریکہ کی تجارت

۱۹۴۸ء سے پاکستان اور امریکہ میں اچھے پیمانہ پر تجارت ہو رہی ہے۔ زیادہ تر امریکہ پاکستان سے زرعتی اشیاء درآمد کرتا ہے۔ جن کی امریکہ کو اپنی گھریلو صنعتوں کے لئے ضرورت ہے۔ ان اشیاء میں زیادہ حصہ پٹ سن قالین بنانے کی اون اور بکرے کی کھالیں ہیں۔ پاکستان ان اہم اشیاء کے علاوہ امریکہ کو چائے۔ روئی۔ خام ادویات بھی برآمد کرتا ہے۔

درحقیقت امریکہ کے ساتھ پاکستان کی تجارت پٹ سن۔ قالین بنانے کی اون اور بکرے کی کھال تک ہی محدود ہے۔ اور پاکستان سوفٹ کرنسی کے اس علاقے کو یہ اشیاء کافی برآمد کرتا ہے۔ چنانچہ اب تک تجارتی توازن پاکستان کے حق میں چلا آرہا ہے۔ پاکستان کی صنعتی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم امریکہ کو زیادہ سے زیادہ سامان برآمد کریں تاکہ مشینری کیمیکلز اور دوسری ایسی اشیاء خریدنے میں مدد مل سکے۔ جن کی پاکستان کے لئے درآمد ضروری ہے۔ آنے والے سالوں میں یہ امر یقینی ہے۔ کہ امریکہ کے ساتھ ان اہم اشیاء کے لئے ہماری تجارت بڑھے گی۔ یہ صحیح ہے۔ کہ عام مال کی تمام منڈیوں میں تغیر و تبدل رونما ہوتا رہتا ہے اور بعض اوقات یہ تبدیلی حوصلہ شکن بھی نظر آتی ہے لیکن وقت کے ساتھ ہمیں اپنی مارکیٹ کو مستحکم بنانے میں ضرور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

پٹ سن کی اشیاء

پٹ سن کی عام اشیاء کے علاوہ ہماری نئی ملوں کا تیار کردہ سامان بھی عنقریب امریکی منڈیوں میں پہنچنے لگے گا۔ پیداوار اور معیار کی بہتری کے ساتھ ساتھ امریکہ کی مارکیٹ میں ہمارے سامان کی مانگ بھی بڑھتی جائے گی۔ امریکی تاجر جوٹ کو پاکستان کو سپلائی کا نیا اور اہم ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ اور اب جبکہ ملک میں ہر میدان میں ترقی کے آثار نمایاں نظر آنے لگے ہیں۔ یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ ان دونوں ملکوں کی تجارت کے اعداد و شمار میں کافی اضافہ ہو جائے گا۔

کروم اور کاپر

اس اطلاع سے کہ پاکستان میں کروم اور کاپر کے ذخائر کو ترقی دی جا رہی ہے۔ امریکی تجارت میں بیحد دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ اندازہ کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں۔ جب کہ کروم اور کاپر مارکیٹ میں پاکستان نہایت اہم مقام حاصل کر لے گا۔ بشرطیکہ ہماری مائننگ کمپنیاں اور ڈیلر معیار اور نرخوں کے بارے میں عالمی منڈیوں کے مقابلہ کو پیش نظر رکھیں ایسے حالات کے ماتحت جب کہ شپمنٹ باقاعدہ نہ ہو خریدار ایسے برآمد کنندگان کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ چنانچہ نئی مارکیٹ میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل تین امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ مقابلہ کی قیمتیں مارکیٹ کے نمونوں کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا اور قیمتوں اور شپمنٹ کی باقاعدگی۔ کشش ان تین بنیادی اصولوں میں سے اگر کسی سے انحراف کیا جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خریدار کو کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔

گھریلو صنعتیں

اور بھی کئی اشیاء ایسی ہیں۔ جن کی مارکیٹ کے یقینی طور پر امکانات موجود ہیں لیکن مکمل ہم رسے کے بغیر وسیع پیمانہ پر کوششیں نہیں کی جا سکتیں اور اس سلسلہ میں گھریلو صنعتوں میں سب سے اہم اشیاء کھیلوں کا سامان اور آلات جراحی ہیں لیکن اس کے لئے سب سے ضروری بات معیار اور معائنہ کی سہولتوں کا فقدان ہے۔ یہ مشکلات ایسی نہیں۔ جن پر قابو نہ پایا جا سکے۔ اور قطعی طور پر یہ امید ظاہر کی جا سکتی ہے۔ کہ ان مشکلات پر قابو پانے کے بعد پاکستانی مصنوعات زیادہ سے زیادہ مقدار میں امریکہ کو فروخت کی جا سکیں گی۔

جہاں تک دوسری مصنوعات کا تعلق ہے بیسیوں اشیاء بھی ہیں۔ جو آسانی سے امریکی خریداروں کو فروخت کے لئے پیش کی جا سکتی ہیں۔ ان میں عورتوں کے زیورات بالیاں۔ نکلس۔ ہار وغیرہ عورتوں کے جوتے مختلف سائز اور مختلف ڈیزائن کے چاندی اور تانبے کے برتن وغیرہ بھی شامل ہیں۔ بشرطیکہ انہیں امریکی ٹیسٹ اور ضرورت کے مطابق بنایا جا سکے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی اشیاء ایسی ہیں جن کے لئے امریکہ میں مارکیٹ پیدا کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے ڈیزائنوں اور فنی طریقوں میں اصلاح کی جا سکے۔ بعض دوسری نئی اشیاء بھی امریکہ اور پاکستان کی تجارت میں منظر عام پر آئی ہیں۔ لیکن پاکستان میں انہیں ترقی دینے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ان کی تجارت کو فروغ دیا جا سکے۔

سنتو نیکا رس اور دوسری اشیاء

اگرچہ اس وقت پاکستان میں کو سنتو نیکا رس میں تبدیل کرنے کے صرف دو کارخانے ہیں۔ لیکن ان کی پیداوار میں اضافہ پانے کا رجحان کے قیام سے امریکہ کے ساتھ فارسیکی اشیاء کی تجارت بڑھانے کے کافی امکانات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان میں عمدہ روئی (KOPOK) کی صنعت کی ترقی سے بھی امریکہ کے ساتھ تجارت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ ابرق اور میگنیشم کی سپلائی کے لئے بھی امریکی درآمد کنندگان پاکستان کی طرف نظریں لگائے ہوئی ہیں۔ اور انہیں امید ہے۔ کہ پاکستان ان کے لئے ایک نیا اور اہم ذریعہ ثابت ہوگا۔ اگر مشرقی بنگال میں شارک لیور آئل کی صنعت کو ترقی دی جا سکے۔ تو یہ بھی درآمد کی ایک مفید آئیٹم ثابت ہو سکتی ہے خشک میوہ کے لئے بھی امریکہ میں مارکیٹ موجود ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ صرف اعلیٰ قسم کے میوے برآمد کئے جائیں۔ اور ان کے نرخ مقابلہ میں ٹھہر سکیں اچھی مارکیٹ میں آم کے اچار اور چٹنی کے لئے بھی گنجائش ہے امریکہ میں اس وقت تقریباً ہر پرچون فروش سٹور میں اچار اور چٹنیوں کے علیحدہ کونٹر موجود ہیں جہاں یہ اشیاء نہایت خوبصورت پیکنگ میں دستیاب ہوتی ہیں۔

لاکھ کے لئے بھی امریکہ میں کافی مانگ موجود ہے۔ لیکن امریکہ کے ساتھ تجارت شروع کرنے کے لئے لاکھ کی نہایت احتیاط سے درجہ بندی ضروری ہے۔ متعدد امریکی فرموں نے پاکستان سے صاف شدہ پوٹاشیم نائیٹریٹ۔ کروڈ پوٹاشیم نائیٹریٹ۔ مصالحے۔ کاٹن ویسٹ۔ کاٹن لنٹ اور تیل بیج درآمد کرنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ لیکن اس کے لئے قیمتوں اور معیار کا گھریلو صنعت کے مقابلے کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

مذکورہ حقائق سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم امریکہ کے ساتھ برآمدی تجارت کو کن بنیادوں پر استوار کر سکتے ہیں لیکن اس کا تمام تر انحصار ہمارے تاجروں کی انتھک کوششوں اور صلاحیتوں پر ہے۔ ہمیں شک نہیں کہ امریکہ کے ساتھ تجارت کے امکانات کافی روشن ہیں لیکن یہ تجارت سود مند ہوگی بشرطیکہ ہم ان کو ... پیش نظر رکھیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

بھاکڑہ ننگل پروجیکٹ

ہندوستان نے دریائے ستلج کا رخ بدلنے کے لئے بھاکڑہ ننگل پروجیکٹ کے تحت جو نہریں تعمیر کی ہیں پاکستان کے لئے مہلک ترین وار ہے۔ پاکستان کو یہ پریشانی لاحق ہو گئی ہے۔ کہ اس سے کئی لاکھ ایکڑ سرسبز و شاداب زمین بنجر اور کئی ہزار دیہات ویران ہو جائیں گے۔ ذیل میں اس پروجیکٹ کے متعلق ہندوستان کی وزارت اطلاعات کا ایک پریس نوٹ شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ قارئین کرام کو معلوم ہو سکے۔ کہ جس پروجیکٹ میں ہم اپنے لئے تباہی و ویرانی کے آثار دیکھ رہے ہیں وہ کیا ہے؟

بھاکڑہ ننگل پروجیکٹ کے دو حصے ہیں۔ دو بڑے بند اور دو بجلی گھر۔ ننگل کا بند تعمیر ہو چکا ہے۔ اور بھاکڑہ بند کی تعمیر اس سال موسم سرما میں شروع ہو گی۔

نہر ننگل ۴۰ میل لمبی ہے۔ یہ ہمالیہ کی شوالک پہاڑیوں کے دامن کے ساتھ چلی آتی ہے۔ ننگل نہر اس آبی ذخیرہ سے نکلتی ہے۔ جو دریائے ستلج کا رخ موڑنے کے لئے ننگل بند کی تعمیر سے پیدا ہوا ہے۔ اس نہر کا ابتدائی مقصد ان دو بجلی گھروں کو پانی مہیا کرنا ہے۔ جو اس نہر پر تعمیر ہوئے ہیں۔ اور اس کے بعد یہ نہر کے قریب بڑی بھاکڑہ نہر کو آبپاشی کے لئے پہنچاتی ہے۔

ننگل نہر اوپر سے ایک سو چالیس فٹ چوڑی ہے اس میں ساڑھے بیس فٹ گہرا پانی بہتا ہے۔ یہ راستہ میں اٹھارہ پیچیدہ آبی گذرگاہوں کو عبور کرتی ہے۔ ان میں سے سب سے زیادہ طویل سرسا نالہ ہے۔ اس جگہ یہ نہر ایک ندی کے اوپر سے گزرتی ہے یہاں ندی کے اوپر نیچے کناروں کے لا بہت بڑا پل ڈال کر اس کے بیچ میں سے نہر کو گذارا گیا ہے۔

انجینئروں نے علاقہ کے قدرتی ڈھلان کا فائدہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے ننگل نہر پر دو بجلی گھر تعمیر کئے ہیں۔ ایک تو ننگل بند سے ... میل کے فاصلہ پر گنگوال کے مقام پر اور دوسرا چھ میل اور نیچے کی جانب کوٹلہ میں گنگوال کے بجلی گھر کی بنیادیں زیر زمین آبی سطح سے ساٹھ فٹ نیچے رکھی گئیں۔ اور کوٹلہ بجلی گھر کی نوے فٹ نیچے بنیادوں میں سے نکالنے کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔ دونوں بجلی گھر ۹۶ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کریں گے ہر ایک بجلی گھر میں چوبیس چوبیس ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کرنے والے دو یونٹ لگائے گئے ہیں۔ اگر بعد میں ضرورت محسوس کی گئی۔ تو ہر ایک بجلی گھر میں مزید ایک یونٹ لگایا جا سکتا ہے گنگوال بجلی گھر سے اگلے ماہ بجلی کی سپلائی شروع ہو جائے گی۔ دہلی کو بھی اس بجلی گھر سے بجلی ملے گی۔ کوٹلہ کا بجلی گھر آئندہ سال کے آخر تک کام شروع کر دے گا۔

بڑی بھاکڑہ نہر ۱۰۰ میل لمبی ہے۔ ننگل نہر جہاں ختم ہوتی ہے۔ وہیں سے یہ شروع ہوتی ہے۔ بڑی نہر اور اس کی بڑی شاخ دونوں ہی شروع سے آخر تک ٹائیلوں سے پختہ تعمیر کی گئی ہیں۔

ننگل بند کی تعمیر ۱۹۴۶ء میں شروع ہوئی تھی۔ اور ۱۹۵۱ء میں یہ مکمل ہو گیا۔ لیکن اس کو کام میں نہ لایا جا سکا کیونکہ اس کے دروازے تیار نہ ہوئے تھے۔ سرو دروازے پچھلے برس امرت سر میں تیار ہوئے

اور حال ہی میں بند میں نصب کئے گئے۔ یہ بند اکانوے فٹ اونچا اور ایک ہزار فٹ لمبا ہے۔ اس میں تیس تیس فٹ چوڑے چھبیس دروازے ہیں۔ ہر ایک دروازے کا ستون سات فٹ چوڑا ہے۔ ان کے اوپر پل پر سے سڑک گزرتی ہے۔ یہ بند آبپاشی کے وسیع جال کا مرکزی حصہ ہے۔

ننداویل کے آبی درہ سے آٹھ میل اوپر کی جانب جہاں دریائے ستلج پہاڑوں سے میدان میں داخل ہوتا ہے۔ بڑا بند تعمیر کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں اس جگہ دو بہت بڑی سرنگیں تعمیر کرنے کا کام شروع ہوا تھا۔ یہ سرنگیں اب مکمل ہو چکی ہیں۔ ان کے ذریعہ ستلج کے پانی کو بند کے مقام سے ہٹا کر گزارا جائے گا۔ دائیں جانب کی سرنگ کی آزمائش کی جا چکی ہے۔ مارچ سے دریائے ستلج کا پانی اس سے گزارا جا رہا ہے۔ دوسری سرنگ بھی تکمیل کے قریب ہے۔ ان سرنگوں میں اندرونی سطح کے ساتھ سیمنٹ۔ کنکریٹ کا پلستر کیا گیا ہے۔ اس کی تہہ تین فٹ چوڑی ہے۔ یہ سرنگیں آئندہ چار پانچ برسوں تک دریا کے تیز دھارا کا دباؤ برداشت کر سکتی ہیں۔ ہر دو سرنگیں نصف میل لمبی اور پچاس فٹ قطر کی ہیں۔ اس موسم سرما سے دریائے ستلج کا پانی ان سرنگوں سے گزرنا شروع ہو جائے گا۔

امریکہ چین کو اقوام متحدہ میں داخل نہ ہونے دیگا

واشنگٹن ۱۶ جولائی۔ امریکی ایوان نمائندگان نے آج متفقہ طور پر ایک تجویز پاس کر دی۔ جس میں اقوام متحدہ میں سرخ چین کے داخلہ کی مخالفت کی گئی ہے۔ تجویز کی حمایت امریکی صدر آئزن ہاور نے کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ چین کی پیکنگ گورنمنٹ کے ذریعہ اقوام متحدہ میں داخلہ کو رد کرنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ استعمال کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

بھارتی وزیر خزانہ امریکہ جائیں گے

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ امید ہے۔ کہ ہندوستان کے مرکزی وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ ستمبر کے مہینہ میں امریکہ جائیں گے۔ ان کے دورہ کا خاص مقصد عالمی بنک اور انٹرنیشنل یونیٹری فنڈ کی میٹنگوں میں شرکت کرنا ہے۔ جو ستمبر کے مہینہ میں واشنگٹن میں ہو رہی ہیں۔

مہاجن سبھا کے صدر سیٹھ کمارم نے

ماہی کے علاقہ کا انتظام سنبھال لیا

پانڈیچری ۱۶ جولائی۔ آج دوپہر بارہ بجے ایک خاص تقریب میں ماہی کے فرانسیسی ایڈمنسٹریٹر نے عوام کے نمائندوں پر مشتمل ایک انتظامیہ کونسل کو ماہی کا انتظام سونپ دیا۔ اور اختیارات منتقل کر دیئے۔

کونسل کے سربراہ ماہی مہاجن سبھا کے صدر مسٹر آئی کے کمارم ہیں۔ مسٹر کمارم ماہی میں تحریک آزادی کے لیڈر رہے ہیں۔ کل انہوں نے ایڈمنسٹریٹر کی درخواست پر ان سے ملاقات کی تھی۔ ایڈمنسٹریٹر نے مسٹر کمارم سے کہا تھا۔ کہ مجھے حکومت فرانس کی جانب سے ہدایات موصول ہو گئی ہیں۔ کہ میں ماہی کا انتظام یہاں کے عوام کے حوالے کر دوں حکومت فرانس نے ایڈمنسٹریٹر کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ ماہی کے عوام کو وہاں کا انتظام سپرد کرنے کے بعد پر امن طریقہ پر فرانسیسی پولیس کے ساتھ بستی کو چھوڑ دیں۔ حکومت فرانس کے ایک ترجمان نے کل ایک بیان میں ماہی کو خالی کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ کئی دن سے حکومت فرانس پر یہ دباؤ پڑ رہا تھا۔ کہ وہ ماہی کے نظم و نسق کو ایڈمنسٹریٹر فوراً وہاں کے ہندوستانیوں کے سپرد کر دے۔ چنانچہ یہ فیصلہ اسی لئے کیا گیا ہے۔

۲۳ مربع میل کا یہ علاقہ ساحل مالابار پر واقع ہے۔ اور اس کی آبادی پندرہ ہزار ہے۔ ماہی کا علاقہ شہر ماہی اور اس کے قرب وجوار کے چار مضافات پر مشتمل ہے۔ مضافات کی آبادی نوے ہزار ہے۔ ان مضافات کو الحاق کی حامی جماعتوں کی جاری کردہ تحریک آزادی کے رضاکاروں نے پہلے ہی آزاد کرا لیا تھا اور ان کے انتظام کے لئے مسٹر کمارم کی سرکردگی میں ایک عبوری حکومت قائم کر دی تھی۔ جو مہاجن سبھا کے صدر ہیں۔

اقوام متحدہ کا ترک اسلحہ بندی کمیشن

۲۰ جولائی کو اجلاس ہوگا

نیویارک ۱۶ جولائی۔ گذشتہ ماہ لندن میں ترک اسلحہ بندی کمیشن کی ذیلی کمیٹی کا اجلاس ہوا تھا۔ اس کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے ۲۰ جولائی کو یہاں اقوام متحدہ کے ترک اسلحہ بندی کمیشن کا اجلاس ہوگا۔

بیروت ۱۷ جولائی۔ عراق کے ولی عہد امیر عبدالالٰہ حکومت لبنان کی دعوت پر آج یہاں پہنچ گئے۔ ولی عہد عراق بیروت میں عرب [illegible] اور سیاسی رہنماؤں کے درمیان کانفرنس کے انعقاد کی تیاریوں کے بارہ [illegible]

مشرقی پنجاب کے سات سو دیہات پر ٹڈی دل کا حملہ

لدھیانہ ۱۶ جولائی۔ اسٹیٹ ڈسٹرکٹ کنٹرول افسر ڈاکٹر کے ایس ترتھ بانی نے اطلاع دی ہے۔ کہ پنجاب کے سات سو دیہات پر زرد اور بھورے رنگ کے ٹڈی دلوں نے حملہ کیا۔ ان ٹڈی دلوں میں کوئی میل مربع میں اور کوئی دل ۲ مربع میل میں پھیلا ہوا تھا۔ پچھلے دنوں امرتسر۔ فیروزپور۔ حصار۔ گوڑگانواں۔ لدھیانہ۔ کرنال۔ رہتک۔ پٹیالہ اور جالندھر میں ٹڈی دل نمودار ہوئے۔ لیکن ان کا زور گوڑگانواں۔ حصار۔ فیروزپور اور لدھیانہ میں ہے۔ امرتسر میں اور فیروزپور میں ٹڈیاں تلف کی گئی ہیں۔

پاکستان ہائی کمیشن کلکتہ میں گولی چلنے کا واقعہ

کلکتہ ۱۶ جولائی۔ وزارت امور خارجہ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ گولیاں جو ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو کلکتہ میں پاکستان ہائی کمیشن کے دفتر میں پائی گئی تھیں۔ انہیں دفتر کے احاطہ ہی میں سے چلایا گیا تھا۔ اس حادثہ میں کوئی شخص زخمی نہیں ہوا تھا۔ تحقیقات کے نتیجہ سے حکومت پاکستان کو مطلع کر دیا گیا ہے۔

جاپان کے ایک جزیرہ میں سیلاب

چھ اشخاص ہلاک ہو گئے

ٹوکیو ۱۶ جولائی۔ جنوبی کیوشو میں شدید بارش کے باعث ۶ اشخاص ہلاک ایک لاپتہ اور گیارہ اشخاص زخمی ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس جزیرہ کے تقریباً ۶۰۰ مکانات زیر آب ہیں۔

ہند چینی میں زخمی و بیمار قیدیوں سے متعلق معاہدہ پر عملدرآمد

ہنوئی ۱۶ جولائی۔ جنگ ہند چینی کے زخمی اور بیمار قیدیوں سے متعلق معاہدہ کے تحت ویٹ منہ قیدیوں کے جس پہلے جتھا کی واپسی عمل میں آئی ہے۔ اس کے آٹھ قیدیوں کو ایک فرانسیسی ہیلی کوپٹر لے کر کل یہاں سے دتیری روانہ ہوا۔ جو ہنوئی سے ۵۰ میل شمال مغرب میں واقع ہے۔

ان آٹھ قیدیوں میں جن میں ایک ویٹ منہ لیفٹیننٹ بھی شامل تھا۔ چار اسٹریچروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور چار بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک سو فرانسیسی قیدی جنہیں ویٹ منہ کمان نے رہا کیا ہے۔ ان کے متعلق توقع کی جاتی ہے۔ کہ آج یہاں پہنچ جائیں گے۔

روس کی جو تصویر ہمارے سامنے رکھی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ ہندوستان کی ایک خاتون شریمتی سوچیتا کرپلانی نے حال ہی میں روس کا دورہ کیا ہے۔ انہوں نے نئی دہلی کے ٹاؤن ہال میں تقریر کرتے ہوئے وہاں معاملات کے متعلق کہا۔ کہ روس نے *

* اگرچہ تعلیم اور صحت کے میدان میں کافی ترقی کی ہے لیکن روس کی جو تصویر ہمارے سامنے رکھی جاتی ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ وہاں مساوات اس حد تک نہیں جس حد تک بتلائی جاتی ہے۔ بلکہ بڑے افسران اور چھوٹے افسران کی تنخواہوں میں فرق ہے۔ سب سے بڑے افسر کی تنخواہ جہاں چھبیس ہزار روبل ہے وہاں ادنیٰ ملازمین کی تنخواہ سو روبل تک بھی ہے۔ وہاں پر زندگی کے سب شعبے ایک سوشل مقصد کو لیکر چلائے جاتے ہیں۔ ریلوں میں فرسٹ کلاس، سیکنڈ کلاس اور تھرڈ کلاس کے درجے بھی ملیں گے۔ چنانچہ غریب اور امیر کا تفرقہ وہاں بھی دیکھنے کو ملے گا۔

ہائیڈروجن بم زدہ جاپانی ماہی گیر کئی سال تک زیر علاج رہینگے

ٹوکیو ۱۸ جولائی۔ گذشتہ جون میں ۲۳ ہائیڈروجن بم زدہ جاپانیوں کو شفا خانہ میں داخل کیا گیا تھا۔ یہ ماہی گیر جزائر بکنی کے قریب ہائیڈروجن بم کی خاکستر سے مجروح ہو گئے تھے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ یہ ماہی گیر غالباً آئندہ دس یا بیس سال تک زیر علاج رہیں گے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ اس مدت میں پورے طور پر تندرست ہو جائیں۔ اس کا امکان ہے کہ بعد کو بھی علاج جاری رہے۔ ریڈیو ایکٹیو خاکستر سے ان کی ہڈیاں جگر اور گردے خراب ہو گئے ہیں۔ اور ایک سال تک زیر علاج رہنے کے باوجود حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

ہند چینی میں ۲۰ جولائی تک جنگ بند ہو جانے کے آثار

مسٹر مینن کی ریڈ کراس کے صدر سے ملاقات

جنیوا ۱۷ جولائی۔ ہند چینی کے تصفیہ کے سلسلہ میں مسٹر مینن اور انٹرنیشنل ریڈ کراس کے صدر کی ملاقات کو یہاں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ اگرچہ ہندوستانی ذرائع نے اس پر رائے زنی سے انکار کر دیا تاہم مشاہدین اس ملاقات کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔ اگرچہ کمیونسٹ حلقوں میں پیرس کانفرنس پر سخت نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔

ملاقات کی با خبر حلقوں کا بیان ہے کہ مسٹر مینن جنیوا کانفرنس میں محض ایک مشاہد کی حیثیت سے کام نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ ہند چینی کے تصفیہ کے مذاکرات میں ہندوستان کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان مجوزہ کنٹرول کمیشن میں ایک اہم پارٹ ادا کرے گا۔ ہندوستان جنگ بندی میں جو اخلاقی ضمانت دے گا۔ اس کو بڑی اہمیت حاصل ہوگی۔ مشاہدین کی رائے ہے کہ ویٹ نام اور دیگر ممالک ہند چینی کے سیاسی تصفیہ میں ہندوستان سے مشورہ کریں گے۔

ویٹ نام کے ساتھ لاؤس اور کمبوڈیا میں بھی جنگ بند کرنے کے منصوبے پر غور ہو رہا ہے۔ اور جنگ بندی سے تعلق رکھنے والے دوسرے مسائل بھی زیر بحث ہیں۔

تاہم یہ امید ہے کہ ۲۰ جولائی تک ہند چینی میں جنگ بند ہو جائے گی۔ (مینڈیس فرانس وزیر اعظم فرانس نے عہدہ وزارت عظمیٰ سنبھالتے وقت اعلان کیا تھا۔ کہ اگر ۲۰ جولائی تک ہند چینی کا کوئی تصفیہ نہ ہوا تو میں استعفیٰ دے دوں گا)

مسٹر ایڈن نے پیرس سے واپس آتے ہی مولوٹوف سے جو ملاقات کی ہے اس کے نتیجہ میں نمائندہ روس کا یہ اندیشہ بڑی حد تک دور ہو گیا ہے کہ مغربی طاقتیں کوئی خطرناک منصوبہ بنا رہی ہیں۔

بہر حال چونکہ کمیونسٹوں کو پورے طور پر یقین نہیں ہے۔ اس لئے وہ تصفیہ اور جنگ بندی کی ہر ایک تجویز پر جو مغربی طاقتوں کی طرف سے پیش کی جائے اچھی طرح غور و خوض کریں گے۔ کمیونسٹوں کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہند چینی کے قضیہ میں تصفیہ ممکن ہے۔

مسٹر بیڈل سمتھ ہفتہ سے پہلے یہاں نہیں پہنچ سکتے۔ اور مینڈیس فرانس کی مقرر کردہ میعاد میں صرف چند روز باقی ہیں۔ اس اثناء میں برطانوی اور فرانسیسی نمائندوں کو اختیار ہے۔ کہ وہ ان اصول پر جو امریکہ کے علم میں ہیں تصفیہ کے لئے گفت و شنید جاری رکھیں مسٹر مینن نے وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی سے

انجنیئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند نادار طلبہ!

لاہور ۱۷ جولائی۔ گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول میں تعلیم دینے والے مستحق گر نادار طلبہ کی امداد کے لئے انجنیئرنگ سکول رسول ڈیولپمنٹ سوسائٹی کے نام سے سکول میں ایک انجمن بنائی گئی ہے۔ یہ سوسائٹی قرض حسنہ کے طور پر روپیہ پیشگی دے گی۔ اور جو نہی طلبہ روزی کمانا شروع کر دیں۔ ان سے یہ قرض حسنہ آسان ماہوار قسطوں میں واپس لے لیا جائے گا۔

دس روپیہ سالانہ چندہ ادا کر کے سرکاری ملازم سکولوں کے طلباء اور عام لوگ بھی اس سوسائٹی کے ممبر بن سکتے ہیں۔ اور پانچ سو روپیہ کی یکمشت رقم عطا کرنے والے اصحاب اس سوسائٹی کے لائف ممبر ہوں گے۔ اہل ثروت سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اس سوسائٹی کے ممبر بن کر اعلیٰ مقصد کے حصول میں سوسائٹی کا ہاتھ بٹائیں۔ طلبہ بھی سوسائٹی کے لئے فنڈ اور عطیات کی فراہمی میں رضاکارانہ خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔

جن طلبہ نے سکول میں داخلہ کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ اور جو سوسائٹی کی طرف سے مالی امداد کے محتاج ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ مذکورہ سکول کے پرنسپل کے پاس باقاعدہ فارم پر درخواست دیں۔ یہ فارم پرنسپل صاحب سے دستیاب ہو سکتے ہیں

حکومت کی طرف سے ایک خبر کی وضاحت

لاہور ۱۷ جولائی۔ حال ہی میں ایک مقامی اخبار نے اس امر کی ایک خبر شائع کی تھی کہ سنٹرل جیل لاہور کے ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو معطل کیا گیا ہے اور اس کے خلاف بعض مبینہ الزامات کے متعلق محکمانہ تحقیقات کی جا رہی ہے۔ حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں اس خبر کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ:۔

جس اہل کار کو معطل کیا گیا ہے وہ لاہور سنٹرل جیل کا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نہیں ہے۔ بلکہ بورسٹل انسٹی ٹیوٹ اور بچوں کی جیل کا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہے۔

آج سے پنجاب میں شجرکاری کا ہفتہ منایا جا رہا ہے

لاہور ۱۷ جولائی۔ محکمہ جنگلات پنجاب نے ۱۵ فروری ۱۹۵۴ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۵۴ء تک شجرکاری کی جو مہم جاری کر رکھی تھی۔ اس کے دوران میں صوبہ بھر میں ۸۰ لاکھ کے قریب قلمیں لگائی گئی تھیں۔ نشو ونما پانے والے پودوں کا تناسب ۷۳ فیصد تھا۔ اور اس اعتبار سے یہ شرح عدیم النظیر رہی ہے ۱۹۴۹ء سے اب تک اس قسم کی تمام سرگرمیوں میں نشو ونما پانے والے درختوں کی شرح اوسطاً ۴۹ فی صد رہی ہے۔

محکمہ جنگلات ۱۸ جولائی سے ۲۵ جولائی ۱۹۵۴ء تک شجرکاری کا ہفتہ منا رہا ہے۔ اس ہفتہ میں درختوں کی اہمیت اور افادیت سے متعلق عوام میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے پچیس لاکھ قلمیں تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۴۹ء کی برسات میں شجرکاری کا ہفتہ منایا گیا تھا۔ اس وقت سے اب تک شجرکاری کے ہفتوں کے دوران تقریباً ایک کروڑ اسی لاکھ درخت لگائے جا چکے ہیں۔ درخت لگانے کی سرگرمیوں میں عوام دن بدن زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہر سال زیادہ سے زیادہ تعداد میں درخت لگائے جا رہے ہیں۔ درخت کاری کے لئے برسات کا موسم مثالی تصور کیا جاتا ہے۔ (محکمہ جنگلات پنجاب)

ایرانی تیل کے تصفیہ کا جلد اعلان ہو جائیگا

تہران ۱۷ جولائی۔ آج ایک برطانوی ترجمان نے بتایا ہے کہ اینگلو ایرانی تیل کے تین سالہ پرانے جھگڑے کے تصفیہ کا جلد اعلان ہو جائے گا۔

برطانوی ترجمان نے بتایا کہ بارہ قانونی ماہرین تہران میں اس تنازعہ کے تصفیہ کے سلسلہ میں۔ اب اس بات پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ اب کوئی بڑا متنازعہ فیہ امر باقی نہیں رہا۔ ماہرین نے اب باہمی معاہدہ کے اصولوں کو مرتب کرنا شروع کر دیا ہے۔

حکومت کی طرف سے عوام کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے علاقہ کے ڈویژنل فارسٹ افسر سے رابطہ پیدا کر کے مفت قلمیں حاصل کریں۔

وزیر صنعت کا دورہ ملتان و منٹگمری

لاہور ۱۷ جولائی۔ شیخ مسعود صادق وزیر صنعت پنجاب ۱۸ جولائی کو ملتان اور منٹگمری کے اضلاع کے چار روزہ دورہ پر جا رہے ہیں۔ اس دورہ کے دوران میں آپ بورڈ آف ٹیکسٹائل ملز تحقیق کاٹن ملز اور مرزا ملتان گلاس فیکٹری اور کارخانہ کا معائنہ کریں گے

[حاشیہ میں قلمی تحریر، ناخواندہ]